غیرمعروف اہلِ قلم کا تذکرہ بھی شامل ہے۔

یہ کتاب فقط وفیات نامہ نہیں، اچھے خاصے سوانحی تعارفی مضامین کا مجموعہ ہے۔ مصنف نے یہ مضامین علمی مجلس دہلی (جو انھی کی قائم کردہ تھی) کے سہ ماہی جریدے تحریر میں لکھنا شروع کیے تھے ی طرح کے تعزیتی مضامین مرحوم ماہرالقادری فاران کراچی میں لکھا کرتے تھے، مگر فاران کے اس نوع کے مضامین اپنے معیار اور درجہ بندی میں شاید مالک رام کے مضامین سے اُوپر جگہ پائیں گے۔ ایک فروگذاشتوں کے باوجود، تاریخ ادب اُردو، خصوصاً سوانحی ادب میں مالک رام کے ان مضامین کی اہمیّت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ طالب علم تحقیق کاروں کے لیے خاص طور پر یہ بہت راہ نما اور مفید ہیں۔ ڈاکٹر عقیل نے تذکرۂ معاصرین کو ''اپنے دور کے حوالے سے ممتاز اہلِ قلم اور اہلِ علم و دانش کے تعارف و مطالعے کا ایک بنیادی اور ناگزیر ماخذ'' قرار دیا ہے۔ (ص ۳۸)

زیرنظر یک جلدی اڈیشن کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ ابتدا میں 'وفیات نویسی کی روایت' کے عنوان سے فارسی کے معروف محقق ڈاکٹر عارف نوشاہی اور اُردو کے معروف محقق ڈاکٹر معین الدین عقیل کے تفصیلی مقدمے شامل ہیں (ڈاکٹر نوشاہی ماہرالقادری کے تعزیتی مضامین کی دو حصوں پر مشتمل کتاب یاد رفتگان کا ذکر کرنا بھول گئے)۔ ان مقدموں میں نہ صرف اُردو بلکہ عربی، فارسی اور ترکی وفیات نگاری کی پوری تاریخ آگئی ہے۔ کتاب کا دوسرا امتیازی پہلو، اس کے آخر میں شامل دو ضمیمے ہیں۔ پہلا ضمیمہ ۲۱۹ شخصیات کی سنہ وار تاریخ ہاے وفات پر مشتمل ہے، اور دوسرا ضمیمہ کتب و رسائل کے اشاریے پر مبنی ہے۔ ناشر نے یہ کتاب بصد ذوق وشوق اور نہایت اہتمام سے عمدہ معیار پر شائع کی ہے۔ قیمت زیادہ ہے یا مناسب؟ اس کا انحصار اول: خریدار کی ضرورت اور دوم: اس کی قوتِ خرید پر ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

میرے تجزیات (تحریکِ آزادیِ کشمیر)، عبدالرشید ترابی۔ ناشر: کشمیر انفارمیشن اینڈ ریسرچ سنٹر، چنار چیمبرز، گلی نمبر ۴۸، بی سکس- ون/ ون، اسلام آباد۔ فون: ۰۵۱-۵۵۱۱۴۱۷۔ صفحات: ۳۱۷۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔

تحریک آزادیِ کشمیر مختلف مراحل سے گزری اور خطرات سے دوچار ہوئی، لیکن اہلِ کشمیر کے پاے استقامت میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ عالمی قوتوں کے دباؤ، بھارتی حکومت کی چالوں اور